18

خاص طور پر دعائیں کریں کہ ایک اَور جنگ شروع ہونے سے قبل ہمیں تراجم قرآن شائع کرنے اور مبلغ بھیجنے کے لئے وقفہ مل جائے

(فرمودہ 8 جون 1945ء بمقام بیت الفضل ڈلہوزی)

تشہد، تعوّذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:

"مَیں نے جماعت کو بارہا اِس امر کی طرف توجہ دلائی ہے کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے جنگ کے بعد جہاں مذہبی جنگ شروع ہونے والی ہے وہاں ہمارے لئے اسلام کی تبلیغ اور احمدیت کی ترقی کے راستے بھی کھلنے والے ہیں۔ اور یہ بھی بتایا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی مشیّت سے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اس جنگ کے بعد ایک اَور جنگ آنے والی ہے۔ میرا خیال تھا کہ موجودہ جنگ اور آئندہ آنے والی جنگ میں کچھ وقفہ ہوگا لیکن حالات اتنی سُرعت سے تبدیل ہو رہے ہیں کہ تیسری جنگ کے خطرہ کے آثار ابھی سے نظر آرہے ہیں۔ ہمیں موجودہ جنگ کے ختم ہونے کی خوشی تبھی ہو سکتی تھی جب اس جنگ اور آئندہ آنے والی جنگ میں اتنا وقفہ ہوتا کہ ہم اپنے تبلیغی پروگرام کو مکمل کر سکتے۔ اگر کچھ وقفہ ہمیں میسر آجاتا تو ہمیں امید تھی کہ ہم مختلف ممالک میں اسلام اور احمدیت کی تبلیغ کے مراکز قائم کر لیتے۔ لیکن آنے والے خطرات

سے مزید مشکلات پیدا ہوتی نظر آتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہی بہتر جانتا ہے کہ یہ حالات جو خراب نظر آرہے ہیں عارضی ہیں یا مستقل طور پر لمبے عرصہ تک چلے جائیں گے۔ بہر حال ان حالات کا جلدی سُدھرنا بہت مشکل نظر آتا ہے۔ مجھے خدشہ ہے کہ اگر اس جنگ کے خاتمہ اور اگلی جنگ کے ابتدا میں لمبا فاصلہ نہ ہوا تو ہم اپنی تبلیغی سکیموں میں کامیاب نہیں ہو سکیں گے۔ ہماری تبلیغی سکیمیں اُس وقت تک بار آور نہیں ہو سکتیں جب تک ان مشکلات کا خاتمہ نہ ہو جائے جو اِس وقت نظر آرہی ہیں۔ ابھی تک مختلف ممالک کے راستے نہیں کھلے۔ گو ہمارے مبلغین تیار ہیں اور بعض کے پاسپورٹ بھی بن چکے ہیں۔ لیکن سفر کے لئے پریئرٹی سرٹیفکیٹ (Priority Certificate) منظور نہیں ہوئے۔ اور بعض کے ابھی تک پاسپورٹ بھی تیار نہیں ہوئے۔ جس کے معنے یہ ہیں کہ جب تک پاسپورٹ نہیں ملیں گے ہمارے مبلغ مختلف ممالک میں تبلیغ کے لئے نہیں جا سکیں گے۔ اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے کہ یہ حالات کب سازگار ہوں گے اور یہ نئی پیچیدگیاں کب دور ہوں گی۔ بہر حال ہماری طرف سے انشاء اللہ پہلا تبلیغی جتھا تیار ہے اور اگر پاسپورٹ اور اجازتِ سفر مل جائے تو مبلغین جانے کو بالکل تیار بیٹھے ہیں۔ اپنے کام کو مد نظر رکھتے ہوئے ہمارے لئے ضروری تھا کہ ہم تبلیغ کے لئے پوری طرح تیاری کرتے اور مبلغین کو بھی تیار کر لیتے۔ چنانچہ جہاں تک ہماری کوششوں کا سوال تھا ہم نے اس کے لئے پوری جدوجہد کی۔ اِس وقت مغربی ممالک میں سے آٹھ ملک ہمارے مد نظر ہیں جہاں ہم اپنے مبلغین بھیجنے والے ہیں۔ یعنی انگلستان، شمالی امریکہ، جنوبی امریکہ، فرانس، ہسپانیہ، جرمنی، ہالینڈ اور اٹلی۔ مغربی ممالک میں سے فی الحال انہی ممالک میں مبلغ بھیجنے کا ارادہ ہے۔ مشرقی ممالک میں سے ایران، شام، فلسطین، مصر اور افریقہ کے مختلف ممالک ہیں جہاں ہم نے مبلغ بھجوانے ہیں۔ ہماری طاقتوں کو مد نظر رکھتے ہوئے یہ بہت بڑی سکیم ہے۔ ایک ہی وقت میں بیس پچیس ممالک میں پچاس ساٹھ مشنریوں کا بھیجنا آسان کام نہیں۔ ان کو بیرونِ ہند بھیجنے کے لئے بہت سے اخراجات درکار ہوں گے۔ اگر باقی سب اخراجات کو چھوڑ دیا جائے اور صرف کرایہ کا اندازہ لگایا جائے جو اِن مبلغوں کے جانے اور واپس آنے اور آنے جانے کی تیاری پر خرچ ہو گا تو وہی تقریباً تین لاکھ روپیہ بن جاتا ہے۔ اگر ان مبلغوں کے جانے اور

واپس آنے میں چار سال لگ جائیں تو اس کا مطلب یہ ہے کہ ہمیں ہر سال پچہتّر ہزار روپیہ خرچ کرنا پڑے گا۔ تبلیغ اور لٹریچر کی اشاعت کے اخراجات اس کے علاوہ ہیں۔ میں سمجھتا ہوں مخلصینِ جماعت نے اللہ تعالیٰ کے راستے میں اپنی طاقت سے بڑھ کر قربانیاں پیش کی ہیں۔ اس لحاظ سے جو چیز ہماری طاقت میں تھی اُس کے لئے ہم نے پوری طرح تیاری کر لی ہے۔ مگر جو چیز ہماری طاقت سے باہر ہے اُس کے لئے ہم مجبور ہیں۔ حکومتیں ہماری طاقت سے باہر ہیں۔ غیر ممالک میں داخلے کی اجازت ہمارے اختیار میں نہیں۔ بلکہ ان حکومتوں کے اختیار میں ہے جن سے ہماری روحانی جنگ جاری ہے۔ اس لئے یہ ضروری ہے کہ ہمارے راستے میں مشکلات پیش آئیں۔ اب جنگ کے خاتمہ کے ساتھ مزید سیاسی پیچیدگیاں پیدا ہو رہی ہیں۔ اِدھر جنگِ یورپ کا خاتمہ ہوا اُدھر سیاسی حالات خراب ہو گئے ہیں۔ اِس سے قبل ہم نے متواتر پانچ چھ سال غیر ممالک کے راستوں کے کھلنے کا انتظار کیا۔ لیکن اب دوبارہ ایسے حالات پیدا ہو رہے ہیں جن کی وجہ سے تبلیغ میں رکاوٹیں ہوتی نظر آتی ہیں۔ ہمارے دلوں کی حالت بالکل ویسی ہی ہے جیسے کسی شاعر نے کہا ہے۔ ؎

قسمت تو دیکھئے کہ کہاں ٹوٹی ہے کمند

دو چار ہاتھ جب کہ لبِ بام رہ گیا[1]

پانچ چھ سال کا لمبا عرصہ ہم نے انتظار کرتے کرتے گزار دیا اور اس عرصہ میں اللہ تعالیٰ کے فضل و احسان سے ہم نے ایک مضبوط تبلیغی فنڈ قائم کر لیا۔ اس فنڈ کو قائم کرنے کے لئے جماعت نے بڑھ چڑھ کر قربانیاں کیں۔ انتظار کے یہ سال ہمارے لئے نہایت تلخ اور تکلیف دِہ سال تھے۔ لیکن اگر پھر سیاسی پیچیدگیاں پیدا ہو جائیں تو اس کا مطلب یہ ہو گا کہ مزید پانچ چھ سال تک ہمیں اپنی تبلیغی سکیموں کو جاری کرنے کے لئے انتظار کرنا پڑے گا۔

جہاں جماعت کے سامنے یہ مشکلات اور خطرات ہیں وہاں اللہ تعالیٰ کا منشاء یہ معلوم ہوتا ہے کہ جماعت کو مزید قربانیوں کی طرف بلائے۔ ہماری مشکلات کی زیادتی کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ ہمارا جتھا کم ہے۔ دنیا آج جتھا کو دیکھتی اور اس سے مرعوب ہوتی ہے۔ اگر ہمارے مبلغین کے پاسپورٹوں کا سوال ہو تو گورنمنٹ کہہ دیتی ہے ابھی راستے نہیں کھلے بہت

مشکلات ہیں لیکن پادری ساری دنیا میں تبلیغ کر رہے ہیں۔ گورنمنٹ کے انتظام کے ماتحت ان کو دورانِ جنگ میں بھی اٹلی، روس، فرانس، سپین، چین، آسٹریلیا اور دوسرے ملکوں میں بھیجا گیا اور ان کے لئے پاسپورٹ مہیا کئے گئے۔ ہم نہیں سمجھ سکتے کہ کیا جاپان والے دوسرے جہازوں پر تو گولہ باری کرتے ہیں اور ان جہازوں پر گولہ باری نہیں کرتے جن میں پادری سفر کر رہے ہوں۔ پس اصل بات یہ نہیں کہ جنگ کی وجہ سے ہمیں تو مشکلات پیش آتی ہیں لیکن پادریوں کو مشکلات پیش نہیں آتیں بلکہ اصل بات یہ ہے کہ پادریوں کا ایک ایسی قوم کے ساتھ تعلق ہے جو اپنی طاقت اور حکومت کی وجہ سے ان کو راجوں مہاراجوں کی طرح لئے پھرتی ہے۔ چونکہ ہماری جماعت سیاسی لحاظ سے ان کی نظر میں کچھ وقعت نہیں رکھتی اس لئے ہمارے مبلغین کی ضروریات کو اُتنی بھی وقعت نہیں دی جاتی جتنی ان گورنمنٹوں کے چپڑاسیوں کو وقعت دی جاتی اور ان کے لئے ہر قسم کی سہولتیں بہم پہنچائی جاتی ہیں۔ ان مشکلات کو دیکھ کر ہمیں اپنی کوششوں اور قربانیوں کو پہلے سے بہت زیادہ بڑھا دینا چاہیے۔ کیونکہ ان مشکلات کا ایک حصہ ہماری کمزوریوں کی وجہ سے ہے۔ جہاں اللہ تعالیٰ کی طرف سے اِس قسم کے حالات پیدا ہو رہے ہیں جن کی وجہ سے ہمارا کام بڑھ رہا ہے وہاں ہماری یہ کمزوری کہ سیاسی لحاظ سے ہماری جمعیت اور جتھا کم ہے ہماری مشکلات کو اَور بھی بڑھا دیتی ہے۔ اگر ہماری جماعت بیس پچیس گُنا زیادہ ہو جائے تو جس قسم کی تنظیم ہماری جماعت کی ہے اور جس قسم کی قربانیاں ہماری جماعت کرتی ہے ان کے لحاظ سے اس قسم کی مشکلات آپ ہی آپ دور ہو جائیں۔

خدا تعالیٰ کے فضل سے ہماری جماعت ایسی قربانیاں کرتی ہے کہ دوسری قومیں اس رنگ میں قربانیاں نہیں کر سکتیں۔ اور در حقیقت قوم کی عزت اُس کی قربانیوں کی وجہ سے اس کی تعداد سے کئی گُنے زیادہ ہو جاتی ہے۔ پس ایک طرف میں جماعت کے افراد کو مزید قربانیوں کی طرف توجہ دلاتا ہوں اور دوسری طرف یہ نصیحت کرتا ہوں کہ دوستوں کو دعاؤں پر خاص طور سے زور دینا چاہیے۔ تا اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہمیں اتنا وقفہ مل جائے کہ ہم قرآن مجید کے تراجم شائع کر سکیں اور بیرونی ممالک میں اپنے مبلغین بھیج سکیں۔ اس کے بعد اگر جنگ

شروع بھی ہو جائے تو ہمارے مبلغین اپنی اپنی جگہوں پر جہاں بھی وہ ہوں گے تبلیغی کام کرتے رہیں گے۔ اور ہماری روحانی جنگ جاری رہے گی اور ہم مطمئن ہوں گے کہ ہمارا روحانی گولہ وبارود ان کے پاس موجود ہے۔ اگر ہمیں اپنے مبلغین کو باہر بھیجنے کے لئے وقفہ نہ ملا تو یہ بات ہم سب کو خصوصیت کے ساتھ غمگین کرنے والی ہو گی۔ اگر حالات ساز گار نہ ہوئے اور پیشتر اس کے کہ ہمارے مبلغین غیر ممالک میں پہنچ جائیں جنگ شروع ہو گئی تو ہم میں سے کئی ایسے ہیں جن کی طاقتِ صبر جواب دے جائے گی۔ کیونکہ بعض ہم میں سے ایسے ہیں جو دنیوی لحاظ سے کام کرنے کی عمر سے نکل چکے ہوں گے۔ اور ان کے لئے یہ بات نہایت تلخ اور تکلیف دہ ہو گی کہ وہ اس کامیابی کی سکیم کا نتیجہ باوجود تیاری میں پورا حصہ لینے کے نہ دیکھ سکے۔

پس حالات سخت نازک ہیں۔ زمانہ انتہائی سرعت کے ساتھ بدل رہا ہے۔ دوست دعائیں کریں کہ اللہ تعالیٰ کا فضل جلد از جلد نازل ہو۔ کیونکہ اُس کے فضل کا دیر سے آنا ہمارے لئے مُہلک اور خطرناک ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم کو ہماری کوششوں اور قربانیوں کے رائیگاں جانے سے بچائے اور ہماری حقیر کوششوں کو اعلیٰ نتائج پیدا کرنے کا موجب بنائے۔ اَللّٰھُمَّ آمِیْنَ“

(الفضل مورخہ 14 جون 1945ء)

1: کلیات قائم از قائم چاندپوری جلد اول غزلیات ردیف الف غزل نمبر 5 صفحہ نمبر 4 مرتبہ اقتدا احسن مجلس ترقی ادب لاہور میں یہ الفاظ ہیں

”قسمت تو دیکھ ٹوٹی ہے جا کر کہاں کمند
کچھ دور اپنے ہاتھ سے جب بام رہ گیا“